روزنامہ الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 45-80 نمبر 204 | بدھ - 16 ربیع الثانی - 1416ھ، 13 تبوک 1374ھش، 13 - ستمبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقویٰ میں جس قدر ترقی ہوگی اسی قدر حقائق کھلتے ہیں

جس شخص کو دینی علوم حاصل کرنے کی خواہش ہے اسے لازم ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرے۔ جس قدر وہ ترقی کرے گا اسی قدر لطیف دقائق اور حقائق اس پر کھلیں گے۔

تقویٰ کا مرحلہ بڑا مشکل ہے اسے وہی طے کر سکتا ہے جو بالکل خدا تعالیٰ کی مرضی پر چلے۔ جو وہ چاہے وہ کرے۔ اپنی مرضی نہ کرے۔ بناوٹ سے کوئی حاصل کرنا چاہے تو ہرگز نہ ہوگا اس لئے خدا کے فضل کی ضرورت ہے اور وہ اسی طرح سے ہو سکتا ہے کہ ایک طرف تو دعا کرے اور ایک طرف کوشش کرتا رہے۔ خدا تعالیٰ نے دعا اور کوشش دونوں کی تاکید فرمائی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ جب تک کامل اور پورا تعلق نہ ہو۔ وہ برکات اور فیوض جو اس تعلق کے لازمی نتائج ہیں حاصل نہیں ہوتے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ جہاں ایک پیالہ پانی کا پی کر سیر ہونا ہو وہاں ایک قطرہ کہاں تک مفید ہو سکتا ہے اور تشنہ لبی کو بجھا سکتا ہے اور جہاں دس تولہ دوا کھانی ہو وہاں ایک چاول یا ایک رتی سے کیا ہوگا؟ اسی طرح پر جب تک انسان پورے طور پر خدا تعالیٰ کا مطیع اور وفادار بندہ نہیں بنتا اور کامل نیکی نہیں کرتا۔ اس وقت تک اس کے انوار و برکات ظاہر نہیں ہوتے۔ ادھوری اور ناتمام باتوں سے بعض اوقات ٹھوکر لگتی ہے۔ ایک شخص نیکی کو اس کے کمال تک تو پہنچاتا نہیں اور اس سے ان ثمرات کی توقع کرتا ہے جو اس کے درجۂ کمال پر پیدا ہوتے ہیں۔ اور جب وہ نہیں ملتے تو اس سچی اور پاک تعلیم سے بدظن ہونے لگتا ہے اور کہتا ہے کہ کچھ بھی نہیں۔ بہت سے لوگ اسی طرح پر گمراہ ہوئے ہیں۔ لیکن میں یقیناً کہتا ہوں کہ (کلام الٰہی) نے جو تعلیم پیش کی ہے اور جس طریق پر نیکی کی راہیں بتائی ہیں ان پر اور اس درجہ تک عامل ہونے سے انسان وہ تمام کمالات اور برکات حاصل کر سکتا ہے۔ جن کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اسی پاک تعلیم کی سچی اور کامل پیروی سے ولی اللہ اور ابدال بنتے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 143)

مالی قربانی کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کا پیمانہ قرار دیا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

یہ جو تعداد کا مسئلہ ہے اس کا تعلق مال سے اتنا نہیں ہے جتنا قربانی کی روح کو فروغ دینے کے لئے ہم اس پر زور دیتے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ بعض دفعہ جب زیادہ تعداد بڑھائی جائے تو اس تعداد کے حساب میں بعض دفعہ خرچ زیادہ ہوتا ہے اور اس سے آمد کم ہوتی ہے۔ مثلاً ایک پورا انتظام کیا جائے ان کا حساب رکھا جائے، کلرک رکھے جائیں پھر ڈاک کے ذریعے ان کے حساب بھیجے جائیں اور چندے بعض دفعہ اتنے تھوڑے تھوڑے ہوتے ہیں بعض غریبوں کے کہ مالی حساب پر زیادہ خرچ ہو رہا ہوتا ہے ان کی آمد کے مقابل پر۔ لیکن ہمیں ضرورت ہے اخلاص کی اور مالی قربانی کے بغیر اخلاص بڑھتا نہیں ہے اور مالی قربانی کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کا ایک پیمانہ قرار دیا ہے اور پھر لمبا تجربہ بتاتا ہے کہ شروع میں جو ایک پیسہ بھی قربانی کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کو دو طرح سے بڑھاتا ہے۔ (-) مطلب یہ صرف نہیں ہے کہ مال اس کا بڑھاتا ہے۔ اس کے دل کی

باقی صفحہ 7 پر

ہمّت نہیں ہارنی نہیں چاہئے۔ ہمّت اخلاق فاضلہ میں سے ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ضروری اعلان

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری سب نیک دعائیں آپ کے لئے) کا جلسہ سالانہ جرمنی 1995ء کے موقع پر آخری روز کا اختتامی خطاب احمدیہ ٹیلی ویژن پر مورخہ 14 ستمبر 1995ء بروز جمعرات پاکستان کے وقت کے مطابق شام 5 بجے ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

نمایاں کامیابی

محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب (وفات یافتہ) تحریر فرماتی ہیں۔

میری نواسی مریم خان بنت کوثر حمید اسلام آباد نے اس سال سینئر کیمبرج کے اولیول کے امتحان میں آٹھوں سبجیکٹس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اے گریڈ حاصل کیا ہے۔ جو کہ ایک غیر معمولی کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ عزیزہ موصوفہ کو دین و دنیا میں پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر کامیابیاں عطا فرمائے۔

ماہنامہ خالد کا
ملک سیف الرحمان نمبر

ماہنامہ خالد ربوہ کا ستمبر و اکتوبر 1995ء کا شمارہ حضرت ملک سیف الرحمان صاحب کی سیرۃ و سوانح پر مشتمل ہوگا اور ستمبر کے آخری ہفتے میں مجالس خدام الاحمدیہ کے ذریعہ خریداران تک پہنچے گا۔ خریداران اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

درخواست دعا

○ مکرم بشارت احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ کے تایا جان مکرم فتح علی صاحب آف مالو کے بھٹی ضلع سیالکوٹ، لاہور کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔ چند روز بعد ان کا ہرنیا کا آپریشن ہو رہا ہے۔ آپریشن کی کامیابی اور جلد صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

13- تبوک 1374 ھش　　13 - ستمبر 1995ء

خدا تعالیٰ کے وجود پر دلیل

یوں تو اکثر انسان اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ موجود ہے اور وہ بات بات میں اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ انہیں خدا تعالیٰ کے وجود پر پورا یقین حاصل ہے۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو بہت کم لوگ اس بات کو سمجھ سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے وجود میں ایمان کے اظہار کی وجوہ کیا ہیں۔ محض یہ کہہ دینا کہ خدا تعالیٰ موجود ہے تو کافی نہیں۔ ہر وہ مذہب جس کی بنیاد الہام پر ہے جو خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی باتوں پر یقین رکھتا ہے اس میں خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان لانے کے لئے متعدد باتوں کا ذکر کیا جاتا ہے اور ان باتوں پر غور کرنے سے واقعی انسان کے دل میں یقین پیدا ہو جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ موجود ہے ان باتوں میں سے ایک بات یہ ہے کہ جو کچھ ہمیں دنیا میں نظر آتا ہے وہ ہمیشہ اپنی حدود میں رہنے پر پابند ہے۔ اسے دنیا کی تمام طاقتیں مل کر بھی مختلف نہیں بنا سکتیں۔ اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

"وہ ذات جس نے ان ستاروں کو اپنی اپنی حد پر ٹھہرا رکھا ہے۔ یعنی جو ان کا محدّد اور حد باندھنے والا ہے وہی خدا ہے۔ ایسا ہی انسان کے جسم اور ہاتھی کے جسم میں بڑا فرق ہے۔ اگر تمام ڈاکٹر اس بات کے لئے اکٹھے ہوں کہ انسان اپنی جسمانی طاقتوں اور جسم کی ضخامت میں ہاتھی کے برابر ہو جاوے تو یہ ان کے لئے غیر ممکن ہے۔ اور اگر یہ چاہیں کہ ہاتھی محض انسان کے قد تک محدود رہے تو یہ بھی ان کے لئے غیر ممکن ہے پس اس جگہ بھی ایک تحدید ہے۔ یعنی حد باندھنا۔ جیسا کہ سورج اور چاند میں ایک تحدید ہے اور وہی تحدید ایک محدد یعنی حد باندھنے والے پر دلالت کرتی ہے یعنی اس ذات پر دلالت کرتی ہے جس نے ہاتھی کو وہ مقدار بخشا اور انسان کے لئے وہ مقدار مقرر کیا اور اگر غور کرکے دیکھا جائے تو ان تمام جسمانی چیزوں میں عجیب طور سے خدا تعالیٰ کا ایک پوشیدہ تصرف نظر آتا ہے۔ اور عجیب طور پر اس کی حد بندی مشاہدہ ہوتی ہے۔ ان کیڑوں کی مقدار سے لے کر جو بغیر خوردبین کے دکھائی نہیں دے سکتے۔ ان بڑی بڑی مچھلیوں کی مقدار تک جو ایک بڑے جہاز کو بھی چھوٹے سے لقمے کی طرح نگل سکتی ہیں۔ حیوانی اجسام میں ایک عجیب نظارہ حد بندی کا نظر آتا ہے۔ کوئی جانور اپنے جسم کی رو سے اپنی حد سے باہر نہیں جا سکتا۔ ایسا ہی وہ تمام ستارے جو آسمان پر نظر آتے ہیں اپنی اپنی حد سے باہر نہیں جا سکتے۔ پس یہ حد بندی دلالت کرتی ہے کہ در پردہ کوئی حد باندھنے والا ہے"۔

وہ ہستی جس کی ذات لامحدود ہے اس نے تمام مخلوق کے لئے حد بندی کرکے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ لامحدود صرف وہی ذات ہے۔ باقی تمام چیزیں اپنی اپنی حد بندی کے اندر رہتی ہیں۔ اگر اس دنیا کا بنانے والا کوئی نہ ہوتا اور یہ از خود وجود میں آگئی ہوتیں تو ان حد بندیوں کو توڑنا انتہائی طور پر آسان ہوتا بلکہ یہ خود ہی گاہے گاہے ٹوٹ پھوٹ جایا کرتیں۔ اس لئے کہ آخر انہیں کنٹرول کرنے والا تو کوئی ہوتا نہیں۔ جس طرح چاہیں یہ چھوٹی سے بڑی اور بڑی سے چھوٹی ہو جاتیں۔ اور لوگ بھی ان پر اس قسم کا تصرف رکھتے کہ انہیں جیسا چاہیں بنالیں۔ لیکن ایسا نہیں ہے وہ اپنی اپنی حد کے اندر رہتی ہیں۔ اور ان حدوں کو توڑنے کی طاقت کسی کو عطا نہیں کی گئی۔ پس یہ ایک ایسی دلیل ہے جس کا کوئی بڑے سے بڑا دہریہ بھی توڑ نہیں کر سکتا۔ اگر وہ توڑ کرنا چاہے تو ان محدود چیزوں کی حدوں کو بدل کر دکھائے۔ کبھی انسان کو ہاتھی بنا دے اور ہاتھی کو انسان۔

سب کے لئے سلام و دعا ہے پیامِ امن
سب سے مصافحہ بھی محبت کی راہ ہے
مَیل آ بھی جائے دل میں تو کر دیجئے گا صاف
ناراضگی کا ختم نہ کرنا گناہ ہے

ابوالاقبال

خدمتِ دین کی توفیق عطا کر سب کو
سب کی اولاد کو بھی حصّۂ وافر دینا
یہ سعادت ہے ستارے کی بلندی کا نشاں
جو مقام ان کو ملے، ارفع و برتر دینا

خدمتِ خلق ہے دنیا کی بھلائی کے لئے
اس میں ہر مسلک و مذہب کو برابر سمجھو
ہم سبھی لوگ ہیں بس ایک خدا کی مخلوق
اپنے ہر بھائی کو تم اپنے سے بہتر سمجھو

کانٹا اٹھا دیا ہے جو رستہ سے آپ نے
یہ بھی معاشرہ کی بھلائی کا کام ہے
اور آپ کیا کہیں گے اسے، سوچئے ذرا
اِس اِک ذرا سی بات کا نیکی ہی نام ہے

عزت تو آپ کرتے ہیں ماں باپ کی مگر
دل میں اگر نہیں ہے محبت. تو کچھ نہیں
رکھتے ہیں جس طرح سے وہ ہر ایک کا خیال
اس کا شعور پیدا کریں آپ بالیقیں

جس طرح سے مجھ کو پالا ہے مرے ماں باپ نے
اے مرے پیارے خدا انکو محبت سے نواز
ان کی ہر جائز ضرورت تیرے ہاتھوں سے ملے
تو رہے ہر حال میں ان کا مجیب و کارساز

ابوالاقبال

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

کشمیر کاز

حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا:-

میں متواتر کئی سال سے کشمیر میں مسلمانوں کی جو حالت ہو رہی ہے اس کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ اب لمبے مطالعے اور غور کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچنے پر مجبور ہوا ہوں کہ جب تک مسلمان ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار نہ ہوں گے یہ زرخیز خطہ جو نہ صرف زمین کے لحاظ سے زرخیز ہے بلکہ دماغی قابلیتوں کے لحاظ سے بھی حیرت انگیز ہے۔ کبھی بھی مسلمانوں کے لئے فائدہ بخش تو کیا آرام دہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ میں 1929ء میں جب کشمیر گیا تو مجھے یہ بات معلوم کر کے نہایت ہی خوشی ہوئی کہ مسلمانوں میں ایک عام بیداری پائی جاتی ہے حتیٰ کہ کشمیری زمیندار جو لمبے عرصہ سے ظلموں کا تختہ مشق ہونے کی وجہ سے اپنی خودداری کی روح کھو چکے تھے ان میں بھی زندگی کی روح داخل ہوتی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ اتفاق حسنہ سے زمینداروں کی طرف سے جو جدوجہد کی جا رہی تھی۔ اس کے لیڈر ایک احمدی زمیندار تھے۔ (جناب خلیفہ عبدالرحیم) زمینداروں کی حالت کو درست کرنے کے لئے جو کچھ وہ کوشش کر رہے تھے اس کی وجہ سے ریاست انہیں طرح طرح سے دق کر رہی تھی۔ وہ ایک نہایت ہی شریف آدمی ہیں معزز زمیندار ہیں اچھے تاجر ہیں اور ان کا خاندان ہمیشہ سے ہی اپنے علاقہ میں معزز چلا آیا ہے۔ اور وہ بھی اپنی گزشتہ عمر میں نہایت ہی معزز اور شریف سمجھے جاتے رہے ہیں۔ لیکن محض کسانوں کی حمایت کی وجہ سے ان کا نام بدمعاشوں میں لکھنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ جب مجھے یہ حالات معلوم ہوئے تو میں نے مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔اے کو اس بارہ میں انسپکٹر جنرل آف پولیس ریاست جموں و کشمیر سے ملاقات کے لئے بھیجا۔ گفتگو کے بعد انسپکٹر جنرل آف پولیس نے یہ وعدہ کیا کہ وہ جائز کوشش بے شک کریں لیکن زمینداروں کو اس طرح نہ اکسائیں جس سے شورش پیدا ہو۔ اور اس کے مقابلہ میں وہ بھی یہ وعدہ کرتے ہیں کہ ان کو جو ناجائز تکلیفیں پولیس کی طرف سے پہنچ رہی ہیں وہ ان کا ازالہ کر دیں گے۔ اور اس طرح یہ یقین دلایا کہ جو جائز تکالیف کسانوں کو ہیں ان کے ازالہ کے لئے ریاست تیار ہے۔

ہم نے یہ یقین کرتے ہوئے کہ یہ وعدے اپنے اندر کوئی حقیقت رکھتے ہیں ان صاحب کو جو اس وقت کسانوں کی رہنمائی کر رہے تھے۔ یہ یقین دلایا کہ ان کی جائز شکایات پر ریاست غور کرے گی۔ اس لئے وہ کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے شورش اور فتنہ کا خوف ہو۔ لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ زمینداروں کی جائز شکایات دور ہونا تو الگ رہا برابر دو سال سے ان صاحب کے خلاف ریاست کے حکام کوششیں کر رہے ہیں اور باوجود مقامی حکام کے لکھنے کے کہ وہ صاحب نہایت ہی شریف انسان ہیں۔ ان کا نام بدمعاشوں میں درج کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ معاملہ مسٹر ویک فیلڈ کے سامنے بھی لایا جا چکا ہے۔ لیکن افسوس ہے وہ بھی اس طرف توجہ نہیں کر رہے۔ اس تجربہ کو مدنظر رکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ تازہ خبر جو انقلاب مورخہ 9۔ جون کے پرچہ میں شائع ہوئی ہے کہ مسٹر ویک فیلڈ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ مسلمانوں کی تکالیف کو مہاراجہ صاحب کے سامنے پیش کریں گے۔ اور ان کے دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس پر زیادہ اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔

وہ لوگ جن کو مسٹر ویک فیلڈ سے ملنے کا موقعہ حاصل ہوا ہے۔ یقین دلاتے ہیں کہ وہ اپنی ذات میں نہایت اچھے آدمی ہیں۔ اور جہاں تک ہو سکے مسلمانوں کی خیر خواہی کرتے ہیں لیکن مسٹر ویک فیلڈ بہرحال ایک ہندو ریاست کے ملازم ہیں اور ریاست بھی وہ جس میں آج سے ساٹھ ستر سال پہلے یہ سکیم بنائی گئی تھی کہ کس طرح مسلمانوں کو شدھ کر کے ہندو بنا لیا جائے۔ ہم سب کو اس بات کی امید تھی کہ سرہری سنگھ بہادر مہاراجہ کشمیر کے گدی نشین ہونے پر ریاست کی حالت اچھی ہو جائے گی۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ وہ پہلے سے بدتر ہو گئی ہے۔ نہ اس لئے کہ مہاراجہ ہری سنگھ بہادر اپنے پیشروؤں سے زیادہ متعصب ہیں کیونکہ واقعہ اس کے خلاف ہے۔ بلکہ اس وجہ سے کہ ریاست میں ایک ایسا عنصر اس وقت غالب ہو رہا ہے جو نہایت ہی متعصب ہے اور آریہ راج کے قائم کرنے کے خیالی پلاؤ پکا رہا ہے۔ یہ عنصر چونکہ مہاراجہ صاحب کے گردو پیش رہتا ہے اور ریاست کی بدقسمتی سے اس وقت ریاست کے سفید و سیاہ کا مالک بن رہا ہے۔ اس لئے مہاراجہ صاحب بہادر جموں و کشمیر یا تو اس عنصر کے بڑھتے ہوئے نفوذ سے خوف کھا کر یا بوجہ ناواقفیت کے ان کی پالیسی کو نہ سمجھتے ہوئے کسی مخالف آواز کے سننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہر ایک شخص اس بات کو جانتا ہے۔ کہ مسٹر ویک فیلڈ چند سال پہلے ریاست میں سب سے بڑی طاقت سمجھے جاتے تھے۔ لیکن اس پر بھی ہر شخص کو معلوم ہے کہ مسٹر ویک فیلڈ کی اب وہ حالت نہیں ہے۔ کشمیر میں مسلمانوں کے حقوق دینے کے متعلق جو تجاویز تھیں ان کا جو حشر ہوا اس سے مسٹر ویک فیلڈ کی طاقت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ پس ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے میرے نزدیک مسٹر ویک فیلڈ کے وعدے پر اعتبار کرتے ہوئے خواہ ہم ان کی نیت کو کتنا بھی صحیح سمجھیں ہمیں اپنی کوششوں کو ترک نہیں کرنا چاہئے۔

ارشادات حضرت امام جماعت الرابع

افکارِ عالیہ

۲۸۔ اگست ۱۹۹۲ء کو فرمایا:-

بعض افعال ہیں جن میں لفظ استعمال نہیں ہوتے۔ ان میں بھی اگر نیت دھوکا دینے کی ہو۔ اور جھوٹ دکھانے کی نیت ہو تو وہ افعال مکر میں داخل ہو جاتے ہیں مگر......... جنگ کے وقت مکر سے کام لیا جا سکتا ہے۔ ایسا مکر جو جھوٹ نہ ہو۔ لیکن دشمن کو غلط تاثر پیدا کر دے۔ پس اس حد تک مکر کی اجازت ہے۔ جہاں بڑے مصالح خطرے میں ہوں اور جھوٹ بولے بغیر کوئی منفعت حاصل کی جا سکتی ہو وہ دراصل ذہانت کی ایک کھیل ہے... لڑائی میں تو دونوں طرف سے چالبازیاں ہوتی ہیں۔ دشمن جھوٹ بول کر بھی چالبازیاں کرتا ہے۔ (صاحب ایمان) کی زبان بند ہے۔ وہ جھوٹ بول نہیں سکتا۔ لیکن وہ انٹیلیجنس کے ذریعہ بہتر حکمت کے استعمال کے ذریعے ایسی حرکتیں ضرور کر سکتا ہے جس سے دشمن غلط نتیجے نکالے۔ اور وہ غلط نتیجہ نکالنا دشمن کی ذمہ داری ہوگی۔ کیونکہ ایک دوسرے کو ہلاک کرنے کی خاطر ایک دوسرے کو تباہ کرنے کے لئے دونوں اکٹھے ہوئے ہیں دونوں کو عقل سے کام لینا چاہئے۔ یہ کھلا چیلنج ہے۔ ان شرائط کے ساتھ وہاں مکر کی اجازت ہے اور اسے مکر خیر کہیں گے۔ مکر بد نہیں کہیں گے باقی تمام امور میں ہر وہ مکر جس میں بدی کی نیت ہو گناہ ہے۔ اور اس سے پرہیز لازم ہے۔ لیکن ہماری سوسائٹی میں مکر بھی جھوٹ کی طرح روزمرہ داخل ہو چکا ہے۔ اتنی دھوکا بازی ہے کہ تجارت میں دھوکا ہو گیا۔ لین دین کے معاملات میں دھوکے ہو گئے۔ گواہیوں میں اگر جھوٹ نہیں بولا جا رہا تو دھوکے سے کام لیا جا رہا ہے۔ رشتے مانگنے میں دھوکوں سے کام لیا جا رہا ہے۔ رشتے دیتے ہوئے دھوکوں سے کام لیا جا رہا ہے۔ ساری سوسائٹی میں جو دکھ پھیلے ہوئے ہیں ان میں اگر آپ تلاش کریں گے تو جھوٹ کے بعد سب سے زیادہ جرم مکر دکھائی دے گا۔ یوں لگتا ہے کہ مکاری کے بغیر دنیا کے معاملات چل ہی نہیں سکتے (کلام الٰہی) نے اسے شرک قرار دیا ہے۔ اور شرکاء کی فہرست میں اسے داخل فرمایا ہے۔ ان جھوٹے شریکوں کی فہرست میں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حقیقت میں ان کا کوئی وجود نہیں۔ مگر تمہیں ان کا تصور بہت خوبصورت بنا کر دکھایا گیا ہے۔ اور تم سمجھتے ہو کہ اس جھوٹے خدا کے ذریعے تم اپنے کام لے لو گی۔ مگر نتیجتاً لازماً تمہیں نقصان ہو گا۔ تم صراط مستقیم سے ہٹ جاؤ گے۔ اور طرح طرح کی برائیوں میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

پس جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے ہمارا معاشرہ کلیتہً مکر سے پاک ہونا چاہئے۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ مدمقابل اگر جان لیوا دشمن بھی ہو تب بھی جھوٹ سے کام نہیں لینا۔ لیکن مکر سے ان معنوں میں کہ حکمت عملی ایسی اختیار کی جائے کہ جس سے خود دشمن غلط نتیجہ نکالے۔ اس حد تک..... ارشاد کے تابع مکر جائز ہے اور اسے مکر خیر کہیں گے۔ ہر وہ مکر جو کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے یا اپنے ناجائز حق لینے کے لئے استعمال کیا جائے وہ مکر بد ہے۔ اس مکر میں جس کا میں نے ذکر کیا ہے یعنی جنگ کے دوران مکر اس میں اپنی جان کی حفاظت کی گئی ہے۔ جو انسان کا جائز حق ہے۔ اس مکر کے نتیجہ میں فریب کاری کے ذریعے کوئی ایسی چیز طلب نہیں کی گئی جس کا انسان کو حق نہ ہو۔ زندہ رہنے کا حق ہے۔ امن کا حق ہے۔ دشمن یہ دونوں حق چھیننے کے لئے نکلا ہے۔ پس اپنے حقوق کو بچانے کے لئے نیک نیت کے ساتھ جھوٹ بولے۔ بغیر حکمت سے کام لیتے ہوئے مفادات کی حفاظت کر لینا یہ مکر سیئہ یعنی برا مکر نہیں کہلا سکتا۔ ایک سچا مکر ہے۔ اور نیک مکر ہے لیکن اس کے سوا سوسائٹی میں جتنی باتیں پائی جاتی ہیں ان میں مکر کی یہ تعریف داخل ہے اور آپ ذرا تلاش کر کے دیکھیں ہر جگہ آپ کو مل جائے گی کہ ایسا مکر کیا جاتا ہے۔ جس میں اپنے حق سے زیادہ ناجائز لینے کی کوشش ہوتی ہے۔ یا مدمقابل کو اس کے جائز حق سے محروم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بیاہ شادی اور رشتوں میں تو یہ مکر بہت ہی چلتا ہے لیکن اس کے علاوہ بھی معاشرے میں مکر و فریب کی اتنی عادتیں پڑ چکی ہیں کہ ہمارے ہاں تو تاریخی طور پر کہتے ہیں کہ کسی عورت نے اگر کسی اور کے اوپر الزام لگانا ہو کہ مجھ پر ظلم کیا گیا ہے مثلاً ساس اگر بہو پر یہ الزام لگانا چاہے تو کہتے تھے کہ اٹوانٹی کھٹوانٹی لے کر پڑ گئی۔ سارا دن لڑائی کی اور جب بہو کا خاوند اپنا بیٹا گھر آیا تو چادر لے کر بستر کے اوپر لیٹ گئی کہ آج میں اس کے ظلموں سے مر چلی ہوں۔ یہ مکر خواہ بہو کی طرف سے ہو خواہ ساس کی طرف سے مکر بد ہی ہے۔ اور ناجائز ظلم کسی پر کروانے کی خاطر کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ تو معمولی سی مثال ہے۔ میں نے تفصیل سے جائزہ لے کر دیکھا ہے۔ ابھی تک احمدیوں میں بھی مکر کا استعمال جاری ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں ہماری سوسائٹی میں ابھی تک بہت دکھ موجود ہیں۔ خصوصاً مالی لین دین میں۔ تجارتوں میں۔ اور رشتہ داریوں

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر احمد رفیق

جلسہ سالانہ برطانیہ - ایک تأثّر

انگلستان کے طویل یخ بستہ موسم سرما کا اختتام تو اگرچہ مئی جون میں ہوتا ہے۔ لیکن جنوری میں سال نو کے آغاز سے ہی انگلستان میں بسنے والے احمدیوں کے دل کی دھڑکنیں جلسہ سالانہ کی آمد آمد کی امید سے تیز ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ جنوری کا مہینہ یوں تو انگلستان کا سرد ترین مہینہ ہوتا ہے۔ اور سارا ملک کرہ زمہریر بنا ہوا ہوتا ہے۔ لیکن جلسہ سالانہ کا تصور اور اس کی تیاریوں کو دیکھ دیکھ کر دلوں میں روحانی گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ہر طرف ایک گہما گہمی کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ انگلستان کے احمدی جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں۔ عزیزوں رشتہ داروں اور دوستوں کے لئے چشم براہ ہو جاتے ہیں جنوری سے جون جولائی تک کا عرصہ ایک عجیب روحانی کیف۔ لذت اور سرور میں گذرتا ہے۔ گھروں کی آرائش اور زیبائش کی جاتی ہے۔ اسلام آباد اور لندن مشن کی صفائی اور تزئین و آرائش کے سلسلہ میں ہفتہ وار وقار عمل مسلسل جاری رہتے ہیں سب سے بڑھ کر دنیا بھر کے احمدیوں کو جس چیز کا انتظار رہتا ہے۔ وہ اپنے پیارے آقا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی جلسہ سالانہ کے دوران تقاریر' ارشادات اور آپ کی بالمشافہ ملاقاتوں کا انتظار ہوتا ہے۔ انگلستان کے احمدی تو خوش نصیب ہیں کہ انہیں اپنے پیارے آقا سے ملاقاتوں اور آپ کے ارشادات و خطبات کو براہ راست سننے کا موقع ملتا رہتا ہے۔ جلسہ سالانہ پر دور دور سے تشریف لانے والے احباب کا جذبہ شوق اس وقت دیدنی ہوتا ہے جب وہ اپنے پیارے امام کی براہ راست زیارت۔ مصافحہ اور معانقہ سے سیراب ہوتے ہیں۔ جذبات کا ایک طوفان ہوتا ہے جو امڈا چلا آتا ہے۔ بیت الفضل لندن ہجوم عاشقاں سے تنگ ہو جاتا ہے تو پروانے باہر سڑکوں اور فٹ پاتھوں اور بیت الفضل سے ملحق باغ میں صف آرا ہو جاتے ہیں۔ سر شام ہی بیت الفضل کا ماحول احمدی پروانوں سے بھر جاتا ہے اور شام کو دیر تک یہ ماحول ایک عجیب روحانی منظر پیش کر رہا ہوتا ہے۔

یوں تو اس سال کا سالانہ جلسہ بے حساب برکتیں اپنے جلو میں لئے ہزاروں مہمانوں کی شرکت سے معمور اپنے وقت پر منعقد ہو کر ختم ہو گیا ہے۔ لیکن ابھی بھی حضرت صاحب سے ملاقاتیوں کا تانتا لگا رہتا ہے اور یوں لگتا ہے کہ یہ سلسلہ شاید اگست کے آخر تک جاری رہے گا۔

ایک بات جس نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے وہ حضرت صاحب کا ان تھک Stamina ہے۔ جلسہ سے چند دن قبل مہمانوں کی آمد اور ان کی ملاقاتوں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ دفتری کاموں تقاریر کی تیاری۔ وقت پر عبادات کی امامت کے علاوہ ہر احمدی مہمان سے ذاتی ملاقات۔ ان کے مسائل کو سن کر ان کا حل انہیں بتانا ایک تھکا دینے والی بات ہے۔ لیکن ہمارے امام کو اللہ تعالیٰ نے آہنی ارادہ اور غیر معمولی قوت برداشت سے نوازا ہے۔ سارا سارا دن ان مصروفیات میں گذرتا ہے۔ رات کو بھی آرام کا وقت چند گھنٹوں سے زیادہ نہیں ہوتا۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں تو بالخصوص حضرت صاحب نان سٹاپ مصروفیات میں مگن ہو جاتے ہیں۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ چہرہ کی تر و تازگی اور بشاشت۔ اور دل کو موہ لینے والی مسکراہٹ بدستور قائم رہتی ہے۔ مسلسل کام اور مسلسل دنیا بھر کے احمدیوں کی رہنمائی اور ان کے دکھ سکھ میں شرکت کا یہ عظیم کام اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق اور نصرت کے بغیر ہرگز ممکن نہیں۔

چرچل دنیا کا کتنا بڑا انسان تھا۔ لیکن اس کے متعلق مشہور ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ وہ روزانہ تین گھنٹے دن میں قیلولہ کے بغیر نہ رہتا تھا اور رات کو سات گھنٹے نیند پوری کئے بغیر اسے جگانے کی کسی کو اجازت نہ تھی۔ یہی حال دیگر دنیوی لیڈروں کا ہے۔ لیکن ہمارے پیارے امام ہیں کہ یوں لگتا ہے ان کے دل میں ایک آگ لگی ہوئی ہے کہ دنیا بھر میں دین حق کو غالب کرائیں۔ اور احمدیوں کی تربیت ایسے رنگ میں کریں کہ ان میں ہر ایک متقی اور باخدا اور دین کا فدائی بن جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے نہ آپ کو دن میں آرام کی پرواہے اور نہ رات کو۔ آپ کی زندگی کو ایک فقرہ میں یوں ادا کیا جاسکتا ہے کہ آپ کا مقصد حیات کام۔ کام اور کام ہے۔ تاکہ اس مسلسل کام اور محنت اور بے آرامی کے نتیجہ میں دنیا امن و آشتی خدا خوفی اور خدا ترسی کا گہوارہ بن جائے۔

اس سال کے جلسہ سالانہ کی ایک خصوصیت یہ رہی کہ روسی ممالک کے وفود نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ انڈونیشیا کا ایک بڑا وفد اور افریقہ کے وفود نے جلسہ سالانہ کی رونقیں دوبالا کر دی تھیں۔ ان کے قومی ملبوسات۔ جلسہ کے دوران بابرکت الفاظ کے وِرد نے جلسہ گاہ میں ایک عجیب انتشار روحانی کا سماں پیدا کر رکھا تھا جلسہ سالانہ کے تیسرے دن میری ملاقات ایک انگریز پولیس افسر سے ہوئی۔ جس کی ڈیوٹی جلسہ گاہ میں لگی تھی۔ دوران گفتگو یہ صاحب کہنے لگے کہ میں تو آپ کی پر خلوص مہمان نوازی سے لطف اندوز ہو رہا ہوں۔ کام مجھے کوئی نہیں کیونکہ نظم و نسق اور ٹریفک کا انتظام وغیرہ سب آپ کے والنٹیرز نے نہایت عمدہ طور پر سنبھالا ہوا ہے۔ اور جو کام میرے سپرد تھے ان سے آپ لوگوں نے نہایت احسن رنگ میں مجھے فارغ کر رکھا ہے اس لئے میں زیادہ وقت تقاریر سننے یا آپ کی مہمان نوازی سے لطف اندوز ہونے میں گذارتا ہوں۔ وہ صاحب اس بات سے بے حد متاثر تھے کہ اتنے بڑے ہجوم کے باوجود کہیں کوئی جھگڑا نہیں ہوا۔ کسی نے کسی کو گالی نہیں دی۔ کسی نے والنٹیرز سے عدم تعاون کا مظاہرہ نہیں کیا۔ کھانے کے وقت لمبی لمبی قطاروں کے باوجود کسی قسم کی بدنظمی کا مظاہرہ نہیں ہوا بقول اس کے یہ اس کی زندگی کا سب سے اہم واقعہ تھا۔ ایک معزز غیر از جماعت اس بات سے بے حد متاثر تھے کہ آٹھ دس ہزار کا مجمع نعرے لگاتا ہے۔ نعروں سے آسمان گونج رہا ہوتا ہے کہ حضرت امام جماعت ہاتھ کا اشارہ کرتے ہیں اور نعرے یوں بند ہو جاتے ہیں کہ گویا لگے ہی نہ تھے اس کے لئے یہ بات حیرت انگیز تھی کہ احمدی قوم اپنے امام کے ایک اشارہ کو کافی سمجھتی ہے۔ اور جو قوم اپنے لیڈر کی اس طرح تابع و فرمان بردار ہو جائے اسے دنیا کی کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی۔

ان صاحب کے لئے یہ بات بھی حیرت انگیز تھی کہ جلسہ کے ایام میں انگلستان میں غیر معمولی گرمی پڑی۔ جس نے صدیوں کے ریکارڈ توڑ دیئے۔ لیکن جلسہ کے دوران حضرت صاحب کی تقاریر کے وقت جلسہ کے پنڈال لوگوں سے کھچا کھچ بھرے رہتے تھے۔ کسی کو موسم کی شدت کا احساس تک نہ تھا۔ سب ہمہ تن گوش اپنے امام کی تقاریر سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ کوئی بھی گرمی کی شدت سے جلسہ گاہ سے باہر نہیں نکلا۔ اور پوری دلجمعی سے حضرت صاحب کی تقاریر سنیں۔

غرض جلسہ سالانہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ احمدی زائرین جھولیاں بھر بھر کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ برکتیں اور رحمتیں سمیٹے اپنے اپنے وطنوں کو واپس ہوئے اور جو باقی ہیں وہ بھی جلد رخصت ہو جائیں گے لیکن جلسہ سالانہ کا لطف اور روحانی نشہ اور سرور اگلے جلسہ تک ان کے قلوب کو گرماتا رہے گا۔

نسیم سیفی

ایک نئی بات

یہ بات نئی بھی ہے اور پرانی بھی۔ نئی اس لئے کہ اس کا تسلسل ٹوٹ چکا تھا اور پرانی اس لئے کہ کہتے ہیں کہ نپولین کی فوجیں اس بات سے آگاہ تھیں اور یقیناً انہوں نے اپنے آباء و اجداد ہی سے اس بات کا علم حاصل کیا ہوگا۔ بات کیا ہے۔ بات یہ ہے کہ کیڑے مکوڑوں کو زخموں کے علاج کے لئے استعمال کیا جائے۔ گذشتہ دنوں میں نے درختوں کی نشوونما کے لئے کیڑے مکوڑوں کا ذکر کیا تھا۔ تھی وہ بات بھی عجیب۔ لیکن یہ بات کہ کیڑے مکوڑوں کو زخموں کے علاج کے لئے استعمال کیا جائے اس سے بھی زیادہ عجیب ہے۔ حال ہی میں کچھ تجربات کئے گئے ہیں۔ مثلاً ایک خاتون کے پاؤں کے تلوے پر زخم تھا۔ زخم کافی بڑا ہو گیا۔ اور ڈاکٹروں نے اس رائے کا اظہار کیا کہ اس خاتون کا پاؤں ٹخنے سے کاٹنا پڑے گا۔ یہ بات تو بڑی تکلیف دہ ہے کہ پاؤں ہی کاٹ دیا جائے۔ لیکن جب ضرورت پڑتی ہے تو ایسا بھی کرنا پڑتا ہے مجھے یاد ہے کہ حضرت صوفی مطیع الرحمان صاحب بنگالی کے پاؤں میں کوئی تکلیف ہو گئی۔ تو ان کا ایک پاؤں کاٹ دیا گیا تھا۔ میں انہیں اسی حالت میں ملا تھا کہ کٹے ہوئے پاؤں کے ساتھ ایک بڑی سی سوٹی لے کر چلا کرتے تھے۔ ان دنوں وہ لاہور میں مقیم تھے۔ میں بھی نائیجیریا سے چند مہینوں کے لئے واپس آیا ہوا تھا ان سے ملاقات ہوئی۔ بہر حال یہ تو ضمنی بات ہے۔ لیکن یہ خاتون (یورپ کی) اس کے ایک پاؤں کاٹنے کا ڈاکٹروں نے مشورہ دیا تھا۔ اب کہتے ہیں کہ اس کے پاؤں کو کاٹنے کی ضرورت نہیں پیش آئے گی۔

ہوا یہ کہ تجربہ کرتے کراتے ڈاکٹروں نے اس کے پاؤں کے زخم میں کیڑے مکوڑے رکھ دیئے اور اس پر پٹی باندھ دی۔ پٹی ایسی جو زیادہ سخت نہ ہو اور کیڑے مکوڑے زندہ رہ سکیں۔ چنانچہ کیڑے مکوڑوں نے اس کا زخم کھانا شروع کیا اور دیکھا گیا کہ کچھ عرصے کے بعد اس میں پانچ سات کیڑے ایسے تھے جو بڑی تیزی کے ساتھ اس کے زخم کو کھا رہے تھے۔ اور زخم آہستہ آہستہ مندمل ہو رہا تھا حتیٰ کہ اس اندمال کو دیکھتے ہوئے ڈاکٹروں نے فیصلہ کیا کہ اب چند ہی روز میں یہ زخم بالکل ٹھیک ہو جائے گا اور پاؤں کاٹنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ اندازہ کیجئے اس حالت کا جس میں اس خاتون کو یہ بتایا گیا تھا کہ اس زخم کی وجہ سے پاؤں کاٹنا پڑے گا۔ اور موجودہ حالت کا جب اسے حتمی طور پر کہہ دیا گیا ہے کہ اب پاؤں کاٹنے کی ضرورت نہیں۔

کہا جاتا ہے کہ اس علاج کو عام کیا جائے گا۔ خاص طور پر ایسے ملکوں میں جہاں پر اینٹی بایوٹک بہت مہنگی ہیں اور ایسے ممالک میں جہاں ہسپتال بہت کم تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ کیڑے مکوڑوں کے علاج سے پہلے انٹی بایوٹک کے ذریعے علاج کیا جاتا تھا۔ لیکن وہ علاج بھی پوری طرح یقینی نہیں ہوتا تھا اور پھر اس پر خرچ بھی بہت اٹھتا تھا۔ اب کیڑے مکوڑوں سے علاج کیا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحلیم احمد

احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ مختلف زبانیں سیکھئے

موجودہ ترقی کے دور میں مختلف زبانیں سیکھنا بہت زیادہ اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ اس کی ایک وجہ فاصلوں کا سمٹ جانا اور قوموں کا ایک دوسرے کے بہت قریب ہو جانا بھی ہے۔ جس کے نتیجہ میں باہمی تعلقات استوار کرنے کے لئے، تجارتی روابط کے لئے، علم و ہنر سیکھنے کے لئے۔ سیر و تفریح کے لئے غرضیکہ بہت سارے شعبوں میں کام سرانجام دینے کے لئے زبانوں کا جاننا ضروری ہو گیا ہے۔

خصوصاً ایک ایسی جماعت کے افراد کے لئے جس کے سپرد دنیوی ضروریات کے ساتھ ساتھ دین حق کی اشاعت کی ذمہ داری بھی کی گئی ہو بدرجہ اولیٰ مختلف ملکوں اور قوموں کی زبانیں سیکھنا اور ان میں مہارت حاصل کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ فی زمانہ زبانیں سکھانے کے جو ادارے مختلف ممالک میں قائم ہیں اول تو ہر شخص کی وہاں تک رسائی نہیں پھر اگر رسائی ہو بھی تو ہر ایک کو وہاں سیکھنے کی استطاعت نہیں کیونکہ اخراجات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں مختلف زبانوں کے جو کورس مارکیٹ میں دستیاب ہوتے ہیں وہ بھی عمدہ اور اچھی زبان سکھانے میں پوری طرح کارآمد ثابت نہیں ہو سکتے کیونکہ ان کی مدد سے انسان ابتدائی بول چال کے کچھ فقرات تو سیکھ سکتا ہے مگر مہارت حاصل نہیں کر سکتا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں امامت جیسی عظیم نعمت سے نوازا ہے۔ امام جماعت کو ہماری ضرورتوں کا ہم سے بڑھ کر احساس ہے۔ جماعت کا عالمگیر سطح پر پھیلاؤ اور اس کے نتیجے میں مختلف قوموں کا جماعت میں شامل ہونا طبعی طور پر تقاضا کرتا تھا کہ ہر فرد جماعت دیگر قوموں کو بہتر رنگ میں اپنا حصہ اور جزو بنانے کے لئے اور ان کی عمدہ راہنمائی اور تربیت کے لئے مختلف زبانیں سیکھے چنانچہ اس ضرورت کو عالمگیر سطح پر پورا کرنے کا بیڑہ خود ہمارے پیارے امام نے اٹھایا ہے۔ آپ نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ زبانیں سکھانے کی ایک کلاس جاری فرمادی ہے۔ جس میں آپ خود اردو زبان سکھاتے ہیں اور ساتھ ساتھ مختلف Frequencies (فریکوئینسیز) پر کئی دوسری زبانیں سکھانے کا پروگرام شامل ہے۔ ان زبانوں کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

اردو 6:50
بنگلہ 7:38
نارویجین 7:02
چائنیز 7:20
ڈچ 8:10
فرنچ 7:92

احمدیہ ٹیلی ویژن پر زبانیں سکھانے کا یہ پروگرام ساری دنیا میں اپنی نوعیت کا واحد پروگرام ہے۔ یہ پروگرام عین ضرورت کے وقت شروع کیا گیا ہے۔ اس لئے اس کی بڑی عظمت اور اہمیت ہے۔ اس پروگرام کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ مروجہ زبان سکھانے کے طریق سے بہت مختلف ہے۔ اس پروگرام میں فطری طریق تدریس کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ یعنی اس طریق کو اختیار کیا گیا ہے۔ جو والدین اپنے بچوں کو اپنی مادری زبان سکھانے کے لئے اختیار کرتے ہیں اور براہ راست بغیر دوسری زبان کی مدد سے متعلقہ زبان سکھائی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں زبانیں سیکھنے کا ایک سنہری موقع عطا فرمایا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ "الفضل" میں پروگرام اور اس کے وقت کا اعلان شائع ہوتا رہتا ہے۔ ہم اس کے مطابق اپنے قریبی ڈش انٹینا کے ذریعہ متعلقہ زبان بآسانی سیکھنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔

ممکن ہے کہ ابتداء ہمیں سمجھنے میں کسی قدر دقت یا مشکل کا سامنا ہو۔ لیکن اگر صبر اور مستقل مزاجی سے ہم استفادہ جاری رکھیں گے تو جلد محسوس کرنے لگیں گے کہ ہمیں بہت کچھ سمجھ آنے لگ گیا ہے۔ بچہ بھی ایک لمبا عرصہ تک صرف سنتا اور دیکھتا رہتا ہے اور ذہن میں محفوظ کرتا چلا جاتا ہے اور جب بولنا شروع کرتا ہے تو پہلے پہل توتلی زبان میں بات کرتا ہے پھر آہستہ آہستہ طبعی طور پر بہت اچھی زبان بولنا شروع کر دیتا ہے۔ اس قانون قدرت کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ پروگرام ترتیب دیا گیا ہے۔

غرضیکہ یہ ایک بہت ہی مفید اور بابرکت پروگرام ہے۔ نہ صرف یہ کہ ہم خود اس سے استفادہ کریں بلکہ اپنے بچوں کو خصوصاً واقفین نو بچوں کو اس سے مستفید کرنے کی بھرپور کوشش اور سعی کریں۔ یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ بچپن کا زمانہ ایک ایسا زمانہ ہوتا ہے کہ جس میں جو نقش بھی ذہن میں بٹھائے جائیں وہ پتھر کی لکیر کی طرح انمٹ نقوش ہوتے ہیں۔ نیز بچوں میں کسی چیز کو جلد سیکھنے کا مادہ اور صلاحیت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اس حقیقت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنے ایک خطبہ فرمودہ 89-9-8 میں واقفین نو بچوں کو بچپن ہی سے زبانیں سکھانے سے متعلق یہ ارشاد فرمایا۔

"..... بہت بچپن سے اگر زبان سکھائی جائے تو وہ اتنے گہرے نقش دماغ پر قائم کر دیتی ہے کہ اس کے بعد بچے اہل زبان کی طرح بول سکتے ہیں۔ اور بڑی عمر میں سیکھی ہوئی زبان خواہ آپ کتنی محنت کریں وہ اہل زبان جیسی زبان نہیں بنتی، طوعی اور فطری طور پر جو ذہن سوچتا ہے وہ بچپن سے اگر سیکھی ہوئی زبان ہے تو وہ سوچ اس کی بے ساختہ ہوتی ہے۔ قدرتی اور طوعی ہوتی ہے۔ لیکن اگر بعد میں زبان سیکھی جائے تو سوچ پہ کچھ نہ کچھ قدغن رہتی ہے۔ کچھ نہ کچھ پابندیاں رہتی ہیں اور پھونک پھونک کر قدم آگے بڑھانا پڑتا ہے۔ بعض لوگ نسبتاً تیز بھی بڑھاتے ہیں بعض آہستہ مگر جو طبعی فطرتی روانی ہے وہ پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اہل زبان بنانے کے لئے بچپن سے زبان سکھانی پڑتی ہے۔ اگر پنگھوڑوں میں زبان سکھائی جائے تو یہ بھی بہت اچھا ہے۔ بلکہ سب سے اچھا ہے..."

اللہ تعالیٰ ہمیں اس پروگرام کی ضرورت، افادیت اور اہمیت کے پیش نظر اس سے بھرپور استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

یاد رفتگان

احمدی بیگم

محترمہ شاکرہ صاحبہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر ذی روح موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے اور اس فرمان خداوندی کو ہم ہر روز پورا ہوتے دیکھتے رہتے ہیں۔ مگر باوجود یقین اور خوب جان لینے کے کہ موت سے کسی کو مفر نہیں جب کسی کی موت کی خبر ملتی ہے تو ہم اچک پڑتے ہیں۔ کبھی دم سادھ لیتے ہیں اور کبھی اس قدر جذباتی ہو جاتے ہیں کہ یک دم آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہو جاتی ہیں۔ یہ سب کیوں ہوتا ہے۔ جب مرنا لابدی ٹھہرا تو پھر اچکنا۔ دم سادھ لینا۔ رونے لگنا۔ یہ افعال کیوں سرزد ہونے لگتے ہیں۔ شائد اس کی یہ وجوہات ہوں کہ ہر جانے والے سے ہمارے اور اس کے قرب کے تعلقات ایسے ہوں کہ اس کی جدائی۔ پھر کبھی زندگی بھر نہ مل سکنے کا یقین ہمیں اداس کر دیتا ہے اور ہم سے رنج و غم کا اظہار لاشعوری طور پر اس قسم کی حرکات سے ظاہر ہونے لگتا ہے۔

گذشتہ ہفتے میں نے کئی بار محترمہ شاکرہ صاحبہ کا ہیولا سا دیکھا جس کی وجہ سے گھر میں ان کا ذکر ہونے لگتا۔ ایک روز میں نے اپنی چھوٹی بہو سے کہا کہ ان دنوں نہ معلوم شاکرہ مجھے کیوں زیادہ ہی یاد آ رہی ہیں خدا کرے کہ بخیریت ہوں اس بات کے چوتھے دن بعد کراچی سے میری بھتیجی خیرالنساء خالدہ کے شوہر عزیزم شیخ شاہد منصور صاحب کا خط ملا جس میں انہوں نے اپنی چھوٹی بہن حمیدہ صاحبہ کی وفات کی اطلاع دی اور ساتھ ہی انہوں نے اپنی ماموں زاد بہن شاکرہ صاحبہ کی وفات کا بھی لکھا ان دونوں کی وفات میں بارہ دن کا وقفہ ہے یعنی شاکرہ ۷۔ اگست کو کینیڈا میں فوت ہوئی ہیں اور حمیدہ کی ۱۸۔ اگست کو کراچی میں وفات ہوئی۔ شاہد منصور صاحب دونوں وفاتوں کا لکھ کر لکھتے ہیں۔ دونوں بہنیں مجھے بہت پیاری تھیں ایک نے مجھے گود میں کھلایا تھا اور دوسری کو (یعنی حمیدہ کو) میں نے گود میں کھلایا تھا دونوں زخم بہت بڑے ہیں اس خط کے مندرجہ بالا الفاظ سے اس بات کی تصدیق ہو گئی کہ ہر انسان کا جیسا تعلق رہا ہو اس کے مطابق وہ کسی کی بھی موت کا اثر لیتا ہے۔ اور غمگین ہوتا ہے۔ دم سادھ لیتا ہے یا رونے لگتا ہے۔

شاکرہ صاحبہ ڈاکٹر لعل محمد صاحب کی بیٹی تھیں اور شیخ کظیم الرحمان صاحب کی بہو تھیں اڑھائی سال قبل ان کے شوہر محترم شیخ لطیف الرحمان صاحب کی ربوہ میں وفات ہوئی تھی ان کی اولاد صرف ایک بیٹا عزیز سلیم الرحمان ہے جو تعلیم کے لئے کینیڈا میں مقیم ہے۔ ربوہ سے والد کی شدید علالت کی اطلاع ملتے ہی عزیز سلیم کینیڈا سے ربوہ پہنچ گیا۔ غالباً اگلے دن شیخ صاحب کی وفات ہو گئی۔ جس کے چند روز بعد سلیم الرحمان والدہ کو اپنے ہمراہ کینیڈا لے گیا۔

شاکرہ کو عرصہ سے شوگر کی تکلیف تھی بیٹے کی لمبی جدائی سے اداس بھی رہنے لگی تھیں۔ میں جب ۶۲ء میں لاہور منتقل ہوئی تو اس وقت شاکرہ لاہور کی ناصرات کی سیکرٹری تھیں۔ اور لاہور آتے ہی میرے سپرد لجنہ لاہور نے شعبہ تعلیم کی خدمت کر دی اور یوں ہم دونوں ایک لمبے عرصہ کے بعد لاہور میں اکٹھی ہوئیں مگر لجنہ کے کاموں کی وجہ سے زیادہ قریب ہوتی چلی گئیں شاکرہ کا علمی ذوق تھا شعر و شاعری سے بھی تعلق رکھتی تھیں۔ ناصرات کے لئے ان کا لکھا ہوا ترانہ بھی خوب مقبول ہوا تھا۔ حضرت امام جماعت الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) لاہور تشریف لائے تو لجنہ کی طرف سے آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کرنے کی سعادت بھی شاکرہ کے حصہ میں آئی۔

اگرچہ شاکرہ قدرے خاموش طبیعت تھیں مگر مزاح میں باقاعدہ حصہ لینا بھی ان کی عادت تھی مگر مزاح دائرہ تہذیب کے اندر ہوتا تھا ایک بار ناصرات الاحمدیہ لاہور کو اجتماع کی تیاری کروانے کے سلسلہ میں مجھے بھی بلوا بھیجا اور کسی ایک مقابلہ کی جج بنا دیا۔ یہ غالباً درمیانی گروپ کو ٹریننگ کے لئے کچھ جملے لکھوا رہی تھیں ان میں ایک جملہ تھا۔ سرخ سیاہی سے نیلا لکھو۔ میں نے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بوسنیا کی خانہ جنگی ختم ہونے کی امید

جنیوا میں بوسنیا کے بارے میں امن سمجھوتہ طے ہو گیا ہے بوسنیا کے مسلمانوں، سربوں اور کروٹس کے وزرائے خارجہ اسلامی کانفرنس تنظیم اور پانچ رکنی رابطہ گروپ کے رکن ممالک امریکہ روس جرمنی برطانیہ اور فرانس کے نمائندوں کی مشترکہ میٹنگ میں چند دن میں ہی سمجھوتہ طے پا گیا ہے اس میں سربیا کی علاقائی سلامتی کی ضمانت دی گئی ہے اس کے تحت سربوں کو ۵۱% علاقہ اور مسلمانوں اور کروٹس کو ۴۹% علاقہ دیا گیا ہے۔

اس سمجھوتے کے بعد بوسنیا کی تین سال سے زائد عرصے سے جاری خانہ جنگی ختم ہونے کی امید پیدا ہو گئی ہے۔

اس منصوبے کا امریکہ اور روس نے خیر مقدم کیا ہے۔ مگر ساتھ ہی کہا گیا ہے کہ اس سمجھوتے سے زیادہ امید نہ لگائی جائے کیونکہ اس کے عمل در آمد کی راہ میں ابھی بھی رکاوٹیں حائل ہیں۔

سربوں کو اس امن منصوبے پر راضی کرنے میں نیٹو اور اقوام متحدہ کی افواج کی فضائی بمباری اور زمینی کارروائیوں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ نیٹو نے کہا تھا کہ جب تک سرب اس سمجھوتے کو تسلیم نہیں کر لیتے ان کے خلاف بمباری جاری رہے گی۔

اس سمجھوتے کے تحت سربیا کے بارڈرز قائم رہیں گے لیکن اس کے اندر بوسنین مسلمانوں کی محفوظ آبادیاں ہوں گی۔

سربوں کے لیڈر نے اس سمجھوتے کو اپنی فتح قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ ان کو ایک آزاد مملکت مل رہی ہے بوسنیا کے صدر مسٹر علی جاہ عزت بیگووچ نے اس معاہدے کو اپنی جیت قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ گریٹر سربیا کا تصور پاش پاش ہو گیا ہے۔

روس کے صدر مسٹر بورس یلسن نے سربوں پر کی جانے والی بمباری کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ اس سے جنگ پھیل سکتی ہے اور سرد جنگ کا دور دوبارہ واپس آ سکتا ہے۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر نے کہا ہے کہ نیٹو کے فضائی حملے اس وقت تک جاری رہیں گے جب تک نیٹو کے مطالبات پورے نہیں ہو جاتے۔ نیٹو کا مطالبہ تھا کہ سرائیوو کے ارد گرد سے بھاری ہتھیار ہٹائے جائیں۔ سرائیوو کا محاصرہ ختم کیا جائے۔ سرائیوو کا ائرپورٹ کھولا جائے اور اقوام متحدہ کے تحت قائم کئے گئے محفوظ علاقوں پر سربوں کے حملے بند کئے جائیں۔

خبر نگاروں نے بتایا ہے کہ یوں لگتا ہے کہ سربوں کی فوجی کمانڈ نے اس امن معاہدے کو تسلیم نہیں کیا آج بھی انہوں نے سرائیوو پر حملہ کیا اور چھ افراد اس حملے میں زخمی ہو گئے۔

تائیوان چین تعلقات

تائیوان میں منعقد ہونے والا پہلا پریس سیمینار آج سے دو سال قبل ہانگ کانگ میں ہوا تھا۔ اور دوسرا گزشتہ سال بیجنگ میں منعقد کیا گیا تھا۔ لیکن اس سال اسے تائیوان میں منعقد کیا جانا تھا اور چینی صحافیوں کے اس میں شرکت سے انکار کی وجہ سے اسے ملتوی کرنا پڑا۔ تائیوان کے صدر امریکہ گئے تھے اور چین کو اس بات پر شکوہ ہے۔ چین سمجھتا ہے کہ تائیوان کے صدر امریکہ اس لئے گئے تھے کہ چین سے پوری طرح آزادی حاصل کرنے میں مدد لیں۔ چین کہتا ہے کہ ہمارے تعلقات صرف اس صورت میں خوشگوار رہ سکتے ہیں کہ تائیوان یہ کہے کہ آخر کار تائیوان اور چین ایک ہو جائیں گے۔ لیکن اگر وہ ایسی کوششیں کرے جس سے یہ پتہ چلے کہ وہ چین سے کلی طور پر الگ ہونا چاہتا ہے تو یقیناً تعلقات کشیدہ رہیں گے اور کشیدہ تر ہوتے چلے جائیں گے اب معلوم نہیں یہ پریس سیمینار کب منعقد کیا جا سکے گا۔

○○○

ہلیری کلنٹن

بیجنگ میں اقوام متحدہ کی طرف سے منعقد کردہ خواتین کی عالمی کانفرنس میں شرکت کے لئے امریکہ سے خواتین کا جو گروپ وہاں گیا ہے اس کی سربراہ ہلیری کلنٹن ہیں۔ بل کلنٹن صدر امریکہ کی بیگم۔ اگرچہ امریکہ اور چین کے تعلقات کچھ عرصہ سے کمزور پڑتے چلے جا رہے ہیں اور دونوں کو ایک دوسرے سے شکایات ہیں جن کا کوئی حل سامنے نہیں آ رہا۔ لیکن ہلیری نے کہا ہے کہ میرے اس کانفرنس میں جانے کا مقصد یہ ہے کہ وہاں امریکہ کی آواز سنی جائے۔ کم از کم یہ تو ہو کہ امریکہ جو کچھ کہنا چاہتا ہے وہ ایک دفعہ کھل کر کہہ دیا جائے۔ اگرچہ اس طرح باتیں کہنے کا کوئی اثر تو نہیں ہوتا لیکن یہ بات تو یقینی ہے کہ یہ باتیں تمام دلوں پر ایک نقش چھوڑ جاتی ہیں۔ ہلیری کی وہاں موجودگی اور جو حصہ وہ اس کانفرنس میں لیں گی اس سے امریکہ کے خیالات واضح طور پر ساری دنیا کے سامنے آ جائیں گے اور چین اور امریکہ کا جواب تنازعہ ہے اس کی کیفیت بھی معلوم ہو جائے گی۔

○○○

الجیریا میں مشنری عورتوں کا قتل

الجیریا میں دو عیسائی مشنری عورتیں قتل کر دی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک فرانس کی رہنے والی تھی۔ چنانچہ فرانس کی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ وہ فرانسیسی باشندوں کو الجیریا جانے سے روکنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کوئی فرانسیسی باشندہ الجیریا نہ جائے اور جو باشندے پہلے ہی وہاں موجود ہیں ان سے کہا گیا ہے کہ وہ فوراً اس ملک کو چھوڑ دیں۔ فرانس واپس آ جائیں یا کسی اور جگہ جسے وہ زیادہ مناسب سمجھتے ہوں چلے جائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حکومتوں کے اس طرح اپنے باشندوں کو مشورے دینے کے باوجود بہت کم لوگ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ ان کا کاروبار ان کی دوستیاں ان کے تعلقات انہیں یہ باور کراتے رہتے ہیں کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اگر کسی ایک شخص کو قتل کر دیا گیا ہے تو ضروری نہیں کہ میری باری بھی آئے۔ بعض دفعہ حالات اتنے خراب ہو جاتے ہین کہ اس قسم کے لوگوں کو بھی وہاں سے نکلنا پڑتا ہے۔ لیکن بہرحال حکومت بھی حالات دیکھ کر اور جائزہ لے کر فیصلہ کرتی ہے یہ لوگوں پر منحصر ہے کہ اسے مانتے ہیں یا نہیں۔ مان کر فائدہ اٹھاتے ہیں یا نہ مان کر نقصان جھیلتے ہیں۔

○○○

بیجنگ کانفرنس / سعودی عرب

بتایا گیا ہے کہ سعودی عرب کے علما نے کہا ہے کہ بیجنگ میں اقوام متحدہ کی طرف سے جو چوتھی عالمی کانفرنس برائے خواتین ہو رہی ہے اس کے ایجنڈے کی بعض شقیں غیر اسلامی ہین اور ان شقوں سے غلط باتیں اپنائی جائیں گی۔ وہاں کے عبدالعزیز بن فہد نے گزشتہ روز یہ بیان دیا اور بتایا کہ اسی طرح کا ایک بیان علماء کی اعلیٰ کونسل نے بھی دیا ہے۔ یہ کونسل مذہبی معاملات کے سلسلے میں سب سے اعلیٰ کونسل مانی جاتی ہے۔ عبدالعزیز بن فہد کو یہ بھی کہتے بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کو اس کانفرنس سے قطع تعلق کر لینا چاہئے۔ ان کے خیال میں مرد اور عورت کے متعلق جو قوانین ہیں اور جو ان دونوں میں امتیاز پیدا کرتے ہیں ان کو ختم کرنا مقصود ہے اور ان کا یہ بھی خیال ہے کہ جو کچھ وہاں قراردادوں کے ذریعہ پیش کیا جائے گا۔ اس سے یقیناً فحش پھیلے گا۔ شادی کے بغیر میاں بیوی جیسے تعلقات کرنے کی راہ ہموار ہو گی۔ دیگر اسلامی ممالک کے بھی بعض علماء نے اس کانفرنس کی مخالفت کی ہے لیکن وہاں شرکت کرنے والوں کا خیال یہ ہے کہ ہمیں اپنا نقطہ نظر پیش کرنے کا موقعہ ملے گا۔ اس لئے شرکت ضروری ہے۔

○○○

طالبان کی کامیابیاں

کابل میں پاکستانی سفارت خانے پر افغانیوں کا حملہ اس غصے میں کیا گیا کہ شاید پاکستان طالبان کی مدد کر رہا ہے۔ یہ بات سچ ہے یا نہیں۔ لیکن یہ سچ ہے کہ طالبان نے پچھلے چند دنوں میں غیر معمولی کامیابیاں حاصل کر لی ہیں۔ پہلے انہوں نے ہرات پر قبضہ کیا اور اب انہوں نے کابل کے چار مزید صوبوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس سے پہلے طالبان غور پر بھی قبضہ کر چکے ہیں۔ اب صدر ربانی کی حالت اپنے ملک میں نازک ہو گئی ہے اور ان کا کنٹرول ملک کے ایک چھوٹے سے حصے میں رہ گیا ہے کیونکہ طالبان کے علاوہ بعض دیگر مجاہدین تنظیمیں پہلے ہی بعض علاقوں پر قابض ہیں اور ملک کے ۳۰ سے ۱۴ صوبے صدر ربانی کے ہاتھ سے نکل چکے ہیں۔

اب طالبان کابل کے دروازے پر دستک دے رہے ہیں۔ صدر ربانی کے ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ کابل پر طالبان کا ایک حملہ پسپا کر دیا گیا ہے۔ لیکن بعد میں جو حملے متوقع ہیں کیا وہ بھی ناکام رہیں گے۔ اس کا فیصلہ تو آنے والا وقت ہی کرے گا۔ تاہم صدر ربانی کے اقتدار سنبھالنے کے بعد پہلی مرتبہ ان کی پوزیشن بے حد کمزور ہو چکی ہے۔

○○○

اس صدی کی مہنگی ترین شادی

بھارتی صوبے تامل ناڈو کی وزیر اعلیٰ جے للیتا کے بیٹے کی شادی کو اس صدی کی سب سے مہنگی شادی بتایا جا رہا ہے۔ اس میں لگ بھگ ۳ لاکھ افراد شامل ہوئے۔ ۵۰ ایکڑ زمین میں شامیانے لگا کر مہمانوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس جگہ پر یہ سارے انتظامات کئے گئے اس علاقے کے لوگوں کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ کئی لوگوں نے کئی راتیں ہوٹل میں گذاریں۔ شادی کے موقع پر مردوں اور عورتوں کی ہزاروں کی تعداد نے رقص و موسیقی کے پروگرام پیش کئے۔ تامل ناڈو کی اپوزیشن نے الزام لگایا کہ وزیر اعلیٰ اس شادی میں سرکاری انتظامات کو شریک کر رہی ہیں اور اپنی سرکاری حیثیت کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ اس شادی پر کس قدر اخراجات آئے اس کا اعلان نہیں کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ جے للیتا صاحبہ نے اپوزیشن کے الزامات اور شور شرابے کو قطعاً کوئی اہمیت نہیں دی اور اپنے صاحبزادے کی شادی دھوم دھام سے منعقد کی۔

○○○

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
ڈائریکٹر/ ناظم خدمت خلق۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 3

کے تعلقات میں ابھی تک ایک حصہ جماعت احمدیہ میں ایسا ہے جو مکر سے کام لیتا ہے اور ان کا مکر تب باہر نکلتا ہے جب تعلقات زیادہ بگڑ جاتے ہیں۔ جب مقدمات کی صورت اختیار کر جاتے ہیں۔ جب قضاء میں شکائتیں آتی ہیں۔ جب براہ راست مجھے شکائتیں پہنچتی ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہاں ایک جھوٹے بت کی عبادت ہو رہی تھی۔ اور اس بت نے دھوکا دیا۔ جیساکہ کلام الہٰی نے فرمایا تھا کہ خدا کے سوا کوئی حقیقی خدا نہیں۔ جن بتوں کو تم نے گھڑ رکھا ہے ان کی عبادت کرتے ہو تو کرو لیکن تم ضرور ان سے نقصان اٹھاؤ گے۔ کیونکہ جھوٹ سے اور فریب سے انسان کو بالحقیقت آخر کار نقصان ہی پہنچتا ہے۔

بقیہ صفحہ 4

جائے گا تو اس پر خرچ بھی انہیں اٹھے گا اور کیڑے مکوڑے مل بھی آسانی سے جایا کریں گے۔ پس اس علاج کو پھیلانے کی ضرورت ہے۔ اس سے پہلے کیڑے مکوڑوں سے زخموں کا علاج نپولین کی فوجوں کے سلسلے میں ملتا ہے۔ اور نپولین کی فوجوں نے اپنے آباء و اجداد سے ہی یہ طریق سیکھا ہو گا۔ لیکن آہستہ آہستہ دوائیں تیار ہونے لگیں اور ان کی مارکیٹوں کو بڑھانے کے لئے ان کے پھیلاؤ کو زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جانے لگا۔ اینٹی بایوٹک جو ایسی باتوں کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں ساری دنیا میں پھیلائے گئے لیکن اب یہ محسوس کیا گیا ہے کہ بعض علاقوں میں اینٹی بایوٹک خاصے مہنگے پڑتے ہیں اور بعض علاقوں میں ہسپتال موجود نہیں ہیں۔

پس کیڑے مکوڑوں سے زخموں کا علاج پرانا بھی ہے اور نیا بھی۔ نیا اس لئے کہ اس کا تسلسل ٹوٹ چکا تھا اور اب اسے دوبارہ شروع کیا گیا ہے۔

خدا کرے یہ علاج ساری دنیا میں پھیل جائے اور نہایت آسانی کے ساتھ زخموں کو مندمل کیا جا سکے۔

بقیہ صفحہ 5

دیکھا کہ ناصرات کی ممبرات بچیاں اس پر کچھ جھنجلا رہی تھیں۔ جن کو دیکھ کر میرا ذہن بھی ماؤف سا ہو گیا میں نے شاکرہ کو اشارے سے بلایا اور کہا۔ جج بنا کر بٹھا دیا ہے مجھے۔ مگر بتاؤ کہ سرخ سیاہی سے نیلا کیسے لکھا جائے۔ شاکرہ نے زیر لب مسکراتے ہوئے سرخ مارکر اٹھایا اور کاغذ پر نیلا لکھ کر مجھے کہا۔ "ایسے لکھا جائے گا" اب اس بدحواسی پر دونوں کو ہنسی آ رہی تھی جسے بمشکل ضبط کر رہی تھی کہ ایک چھوٹے گروپ کی بچی نے آکر شاکرہ کو مخاطب کیا۔ آنٹی باجی کہہ رہی ہیں مجھ سے لال سیاہی سے نیلا نہیں لکھا جا رہا۔ یہ سن کر ہم دونوں نے ایک دوسری کو دیکھا اور شاکرہ اٹھتے ہوئے میرے قریب ہو کر بولیں۔ لو اپنی لیاقت کا موازنہ کر لو۔ اگرچہ یہ بدحواسی ویسی ہی تھی کہ جیسے ممتحن نے نپولین کے سفید گھوڑے کا رنگ پوچھا تھا کہ کیسا تھا اور جواب میں کئی رنگ لکھے گئے تھے مگر سفید پر کسی کی توجہ نہ گئی تھی۔ مگر یہ بدحواسی مدتوں ہماری محفل میں موجب انبساط بنتی رہی۔

شاکرہ کو میں نے دیکھا کہ بڑی ذمہ داری سے کام کیا کرتی تھیں۔ لجنہ کے کاموں میں بہت خلوص سے حصہ لیتیں۔ ناصرات کی طرف ان کی بھرپور توجہ ہوا کرتی تھی بچیاں ان سے مانوس ہونے کے باوجود ان کے چہرہ پر سنجیدگی سے کچھ گھبرایا بھی کرتی تھیں۔ ایک بار میں دارالذکر جمعہ کے لئے گئی تو کچھ ممبرات نے مجھے پوچھا کہ یہ آپ کی دوست شاکرہ سنجیدہ رہتی ہیں یا مغرور ہیں میں نے کہا مغرور تو وہ بالکل نہیں ہیں۔ اتنا کہا ہی تھا کہ شاکرہ آگئیں میں نے کہا شاکرہ یہ ممبرات آپ کے بارے میں کچھ پوچھ رہی ہیں جواباً ان سے مخاطب ہوئیں۔ جی فرمائیں کیا پوچھنا ہے۔ وہ ممبرات تو کچھ جھینپ سی گئیں مگر مجھے دونوں کی مدد کی سوجھی میں نے کہا شاکرہ کوئی خاص بات نہیں بس تم اتنا کہہ دو کہ ہم نے روتے نہیں ہماری شکل ہی ایسی ہے۔ یہ سن کر وہ ممبرات تو ہنستی ہوئی اپنی جگہ پر جا بیٹھیں مگر اب شاکرہ مجھ سے الجھ پڑیں بتاؤ کیا بات تھی میں نے جب بات بتائی تو اچھا کہہ کر سوچنے لگیں اور اگلے جمعہ وہ مسکراتی ہوئی دارالذکر آئیں اور کہنے لگیں کہ کچھ فرق مجھ میں نظر آیا؟ میرے جواب پر بولیں اب تو کسی کو شکایت نہیں ہو گی یہ سن کر مجھے ان کی ذمہ دار طبیعت کا زبردست احساس ہوا کہ یہ ان کا خلوص تھا کہ خود کو بدلنے پر تل گئیں اور بدل بھی لیا حالانکہ یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں تھا مگر حساس طبیعت اور خدمت کے شوق کا منہ بولتا ثبوت تھا۔

گذشتہ سال میں اپریل میں امریکہ سے کینیڈا بیت السلام دیکھنے گئی تو احمدیہ بلڈنگ میں رہائش پذیر سلیم الرحمان کے گھر پر شاکرہ کو ملنے چلی گئی بہت کمزور لڑکھڑاتی سی چلتی ہوئی آئیں۔ میں نے پوچھا دل لگ گیا ہے یہاں۔ ایک شعر پڑھ دیا کہ جس کا مطلب یہ تھا کہ دیار غیر میں دل تو کیا لگتا ہے بس مامتا کو سکون مل گیا ہے۔ میں اور بھی کئی گھروں پر ملاقاتوں کے لئے گئی مگر سب سے زیادہ ٹائم شاکرہ کے پاس لگایا۔ ہماری باتوں کو سن سن کر میری بیٹی ثمر عباسی نے اپنے شوہر انتصار احمد عباسی سے کہا کہ ان دونوں کی فوٹو بنائیں۔ احمد نے کیمرہ فٹ کیا تو شاکرہ آہستہ سے بولیں میرا حلیہ (صحت کی کمزوری) فوٹو والا ہے۔ احمد نے دو تین فوٹو بنائیں۔ جو بہت اچھی بنیں مگر اب وہ فوٹو میرے آخری سانس تک شاکرہ کی آخری ملاقات کی نشانی کے طور پر رہیں گی۔

شاکرہ کو اکلوتے بیٹے کی اولاد دیکھنے کی بڑی آرزو تھی چند ماہ پیشتر خدا نے ان کی یہ خواہش پوتا عطا کر کے پوری کر دی۔ بہرحال میری عزیز دوست شاکرہ اپنے خدا کے حضور حاضر ہو گئی ہے قارئین سے درخواست ہے کہ ان کے درجات کی بلندی کے لئے درد دل سے دعا کریں اور ان کے اکلوتے بیٹے ڈاکٹر سلیم الرحمان اور ان کے بیٹے کی صحت تندرستی اور درازی عمر کی دعاؤں کے ساتھ خادم سلسلہ بننے کی بھی دعا کریں کہ شاکرہ یقیناً خادم سلسلہ بیٹے اور اس کی اولاد کی آرزومند تھیں۔ اور بفضل خدا جہاں تک میری معلومات ہیں سلیم اپنی امی کی خواہش پوری کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مزید توفیق دے

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب آف چک نمبر 35 جنوبی سرگودھا ایک عرصہ سے ریڑھ کی ہڈی میں نقص کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ماسٹر محمد صدیق صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کے والد محترم چوہدری عبدالحق صاحب نمبردار چک 160 مرداد ضلع بہاولپور طویل علالت کے بعد بعمر تقریباً 100 سال مورخہ 3۔ ستمبر 1995ء اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ بفضل خدا وہ موصی تھے۔ اسی روز ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا بعد عشاء مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ہفتہ تحریک جدید

29- ستمبر تا 4- اکتوبر 95ء

○ حسب سابق امسال بھی 29- ستمبر تا 4- اکتوبر 1995ء میں ہفتہ تحریک جدید منایا جائے۔

(1) 29- ستمبر بروز جمعہ تحریک جدید کے عنوان پر خطبات دیئے جائیں۔

(2) حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے حالیہ خطبات بابت انفاق فی سبیل اللہ کے اقتباسات سنائے جائیں۔

(3) غیر معیاری وعدوں کو معیاری بنانے کی سعی کی جائے۔ ٹارگٹ بہرحال حاصل کئے جائیں اور وصولی کو سوفیصد تک پہنچایا جائے۔

(4) مخلصین کی تعداد ضرورت کے مطابق بڑھائی جائے اور جمع شدہ چندہ اولین موقعہ پر داخل خزانہ کروا دیا جائے۔

(5) ہفتہ تحریک جدید کی تحریری رپورٹ جلد از جلد دفتر ہذا کو بھجوا دی جائے اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور حسنات دارین سے نوازے۔

((وکیل المال اول تحریک جدید- ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

وسعتیں بڑھا دیتا ہے' قربانی کے جذبے بڑھا دیتا ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظام جماعت میں ایک نئی ترقی کا دور شروع ہو جاتا ہے۔ پس اس دفعہ بھی میں تمام دنیا کی جماعتوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ خواہ کتنا ہی معمولی چندہ کیوں نہ ہو' میں پچھلے سال بھی اعلان کر چکا ہوں کہ یہ شرط چھوڑ دیں کہ چھ روپے کم سے کم یا بارہ روپے کم سے کم یا اس کے لگ بھگ دوسری کرنسیوں میں رقم ہو اگر کوئی ایک آنہ بھی دے سکتا ہو تو اس کو کہیں شامل ہو جائے۔ اس کا شامل ہونا اس کی مالی دقتوں کا حل ہے اور اس کو یہ نہیں کہنا کہ تمہارا پیسہ بڑھے گا اس لئے شامل ہو جاؤ اس کو یہی کہنا ہے کہ تم آنہ بھی دو گے تو جو تمہیں لطف آئے گا اور اللہ کی رضا حاصل ہو گی وہ تو کروڑوں روپے بھی خرچ کر کے حاصل کی جائے تو کچھ بھی چیز نہیں۔ اس لئے قربانی کے جذبے کی خاطر اس سے ایک آنہ بھی وصول کرنا ہو تو کریں اور نومبائعین کو کثرت کے ساتھ اس میں شامل کریں۔

اب وقت ہے کہ نومبائعین جس تعداد سے بڑھ رہے ہیں اسی تعداد سے چندہ دہندگان بھی بڑھیں۔ پس ان کو مستقل چندے میں بھی سولہویں حصے کی نسبت سے نہیں بلکہ حسب توفیق (۔) تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جتنی استطاعت ہے تو نئے آنے والوں کی استطاعت کچھ کم ہوتی ہے۔ بعض دفعہ بہت بڑھ جاتی ہے ایسے بھی آئے ہیں جنہوں نے آتے ہی فوراً قربانیوں میں حصہ لیا ہے اور انہوں نے کہا کہ ہم برابر کا حصہ لیں گے لیکن عموماً یہی دیکھا گیا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ یہ کیوں کہتا کہ تالیف قلب کی خاطر ان پر خرچ بھی کرو یعنی آغاز میں یہ حال ہوتا ہے بعض دفعہ آنے والوں کا کہ ان کی دلداری کے لئے کچھ نہ کچھ ان کی ضرورتیں' اقتصادی بدحالی کو دور کرنے کے لئے کئی وجوہات سے کچھ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ جلسوں پر بلاتے ہیں تو کرایہ دے کر بلاتے ہیں پھر وہ وقت آتا ہے کہ وہ چندے لے کر اپنے خرچ پر چندے دینے کے لئے آتے ہیں مگر آغاز میں کچھ قربانی لازم ہے اگر بغیر قربانی کے اسی حال پہ وہ ٹھنڈے ہو گئے تو پھر آپ کے لئے ان کو قربانی کے مزے دینا مشکل ہو جائے گا ان کو پتہ ہی نہیں ہو گا کہ قربانی کا مزہ ہے کیا۔ پس ان کو بھی وقف جدید میں شامل کریں۔

(از خطبہ 6 جنوری 1995ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 12۔ ستمبر۔1995ء
درجہ حرارت کم از کم 19 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ حکومت کے خلاف گرینڈ الائنس بنانے کے لئے کوششیں تیز ہو گئی ہیں۔ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے پیر صاحب پگاڑا اور مسٹر حامد ناصر چٹھہ کو ایک خط میں پیشکش کی ہے کہ آئیں ایک ہو جائیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ مسلم لیگی دھڑوں میں اتحاد کے لئے آپ سے ملاقات چاہتا ہوں۔ ہمارے نفاق کی وجہ سے آج یہ صورت حال ہے کہ ہم نے حکومت پیپلز پارٹی کو پلیٹ میں رکھ کر دے دی ہے۔ پنجاب کی صورت حال میں ہمیں متحد ہونے کا موقع ملا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ مسلم لیگ کے اتحاد کی خاطر ہم نے منظور وٹو کو بھی قبول کیا ہے۔ ملک و قوم کے حوالے سے اس وقت آزمائش کی گھڑی ہے گر اس موقع سے فائدہ نہ اٹھایا گیا تو تاریخ ہمیں معاف نہیں کرے گی۔

○ مسلم لیگ (ج) کے صدر مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ نوابزادہ نصراللہ خان نے مجھے وزارت عظمیٰ کی پیشکش کی تو غور کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم پنجاب کی وزارت اعلیٰ چاہتے ہیں۔ تاہم اس کا فیصلہ پی ڈی ایف کے اجلاس میں ہو گا۔

○ معطل وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو کی حمایت میں غلام مصطفیٰ جتوئی اور بلخ شیر مزاری نوابزادہ نصراللہ خان کے گھر پہنچ گئے اور وٹو کی حمایت کا اعلان کر دیا۔ پنجاب کے بارہ میں پیر پگاڑا نے کہا کہ وٹو کی حکومت باقی رہے گی۔

○ پاکستان نے سری لنکا کے خلاف پہلے ٹیسٹ منعقدہ پشاور میں ایک اننگز اور 40 رنز سے کامیابی حاصل کر لی ہے وسیم اکرم مین آف دی میچ رہے انہوں نے دونوں اننگز میں 7۔ وکٹیں لیں۔

○ پنجاب کے بحران میں مسٹر نواز شریف غیر معمولی طور پر سرگرم ہیں انہوں نے اب اپنی توجہ مرکزی حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد پر مرکوز کر دی ہے۔ مسلم لیگ (ج) سے اتحاد کے لئے مسٹر نواز شریف نے چٹھہ گروپ کو پنجاب کی وزارت اعلیٰ کی پیشکش بھی کر دی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے ایک پریس کانفرنس میں صدر مملکت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر ہارس ٹریڈنگ سے ہی حکومتیں بنانا ہیں تو الیکشن کا نظام ختم کر دیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بے نظیر نے ارکان اسمبلی کی خرید و فروخت کی منڈی لگا رکھی ہے۔ وہ یہ سب کچھ ایسے وقت میں کر رہی ہیں جب دشمن کی فوجیں سرحد پر جمع ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے پیر صاحب پگاڑا سے ملاقات کی اور پنجاب کے معاملات پر اتفاق رائے کیا گیا۔ پیر صاحب نے تجویز کیا کہ نوابزادہ نصراللہ خان کو آئندہ وزیر اعظم کے طور پر تسلیم کر لیا جائے۔

○ وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ کشمیر سے مایوس ہو کر بھارت پاکستان پر جنگ مسلط کرنا چاہتا ہے۔

○ مسٹر منظور احمد وٹو مسلم لیگ کے اتحاد کے لئے وزارت اعلیٰ چھوڑنے پر تیار ہو گئے ہیں۔ انہوں نے چٹھہ لیگ کو پیغام بھجوایا ہے کہ اگر وہ مسلم لیگ (ن) سے اتحاد کے لئے تیار ہوں تو وہ وزارت اعلیٰ پنجاب کے لئے امیدوار نہیں ہوں گے۔

○ پیپلز پارٹی کے 75۔ ارکان اسمبلی نے ایک تحریری قرارداد میں وٹو کی کابینہ میں شامل پیپلز پارٹی کے تمام وزراء کی چھٹی کا مطالبہ کرتے ہوئے ان پر کارکنوں سے غیر مناسب سلوک اور کرپشن کے الزامات عائد کئے ہیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ صدر لغاری اپوزیشن کے انتشار کو روکنے کے لئے صدر بنے۔ اگر مسٹر وٹو کو معطل نہ کیا جاتا تو انہوں نے اسمبلی توڑ دینی تھی۔ صدر مملکت آئین کا دفاع کر رہے ہیں۔

○ سیاسی تجزیہ نگاروں نے مسٹر وٹو کے نواز شریف سے اتحاد کو معنی خیز قرار دیتے ہوئے مسٹر وٹو کے مستقبل میں کسی اہم کردار کی طرف اشارہ کیا ہے۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ نواز شریف جانتے ہیں کہ وہ وٹو کو اقتدار میں نہیں لا سکتے۔ انہوں نے صورت حال کو بھانپ کر وٹو کے ساتھ مل کر نیا لائحہ عمل بنایا ہے۔

○ 6 کروڑ روپے کی مالیت کے 16 پلاٹوں کے گھپلے کے الزام میں مسٹر منظور احمد وٹو اور ان کے ساتھیوں پر فوجداری مقدمات بننا شروع ہو گئے ہیں۔ 800 پلاٹوں کی الاٹمنٹ کی چھان بین کے لئے کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔

○ اسلامی ملکوں کے فوجی سربراہوں اور اعلیٰ افسروں کا اجلاس گزشتہ روز ملائیشیا کے دارالحکومت کوالالمپور میں شروع ہو گیا۔ اس کا مقصد بوسنیا کی تعمیر نو میں مدد دینا ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے تیس ارکان کی گرفتاری کا فیصلہ کیا گیا ہے ان کے خلاف بدعنوانیوں کی تحقیقات مکمل کر لی گئی ہے۔ لاہور راولپنڈی سرگودھا سیالکوٹ ملتان فیصل آباد اور گوجرانوالہ کی میونسپل کارپوریشنوں اور 16 ضلع کونسلوں کا ریکارڈ قبضے میں لے لیا گیا۔

○ غیر ملکی ذرائع ابلاغ نے وائس آف امریکہ اور بی بی سی نے اپنے تبصروں میں کہا ہے کہ پیپلز پارٹی وزارت اعلیٰ جونیجو لیگ کو دینے کا مطالبہ تسلیم نہیں کرے گی۔ وزارت اعلیٰ کے امیدوار پر دونوں پارٹیوں میں شدید اختلافات ہیں لیکن یہ واضح ہو گیا ہے کہ منظور وٹو کی برطرفی میں چٹھہ کی رضامندی شامل تھی۔ جونیجو لیگ کا وزارت اعلیٰ کا مطالبہ نہ بھی مانا گیا تو وہ پی ڈی ایف سے باہر نہیں جائے گی کیونکہ اسے اپنی الگ حیثیت برقرار رکھنا دشوار ہو جائے گا۔ وٹو منظر سے غائب ہو رہے ہیں۔

○ خلیج کے ایک اخبار نے تبصرہ کیا ہے کہ ہر رکن اسمبلی منہ مانگی قیمت وصول کر سکتا ہے۔ پنجاب بے نظیر اور نواز شریف کے ذاتی وقار کا مسئلہ بن گیا ہے۔ بے نظیر کو احساس ہے کہ پنجاب ہاتھ سے نکل گیا تو مرکز میں بھی چین سے حکومت نہیں کر سکیں گی۔

○ وزیر خارجہ اور مسلم لیگ (ج) کے لیڈر سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ نواز شریف کا چٹھہ کے نام خط محض خانہ پری ہے۔ وہ محض باتیں کرتے ہیں اتحاد نہیں چاہتے۔ تینوں مسلم لیگوں کے صدر استعفیٰ دے دیں تو کوئی بات ہو سکتی ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو 11 ستمبر کو قائد اعظم کے مزار پر پھول چڑھانے گئیں تو ان کی آمد پر محافظوں کو غیر مسلح کر دیا گیا۔ خصوصی کمانڈوز کا ایک دستہ ان کی حفاظت پر مامور رہا روانگی کے وقت ایک جیسی کاروں کے دو قافلے روانہ ہوئے تاکہ معلوم نہ ہو سکے کہ بے نظیر کس گاڑی میں ہیں۔

○ ماضی میں سیکرٹری پنجاب اسمبلی کے اغوا کے واقعہ کے بعد موجودہ سیکرٹری پنجاب اسمبلی کی حفاظت کے غیر معمولی اقدامات کئے گئے ہیں۔

○ دریائے چناب پر سندھنائی کے مقام پر شدید سیلاب سے حفاظتی بند کو توڑنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

○ مسلم لیگ (ج) کے مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ نواز شریف کا خط خوش آئند ہے۔

○ پاکستان نے افغان حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ پاکستانی سفارت خانے پر حملے پر پاکستان سے معافی مانگے اور نقصان کا معاوضہ ادا کرے۔ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے ایک پریس کانفرنس میں بہت تند و تیز لہجے میں افغان حکومت پر تنقید کی انہوں نے مسلسل افغان حکومت کو ربانی حکومت کہا۔

○ بے نظیر بھٹو دوبارہ لاہور پہنچ گئی ہیں۔ ان کے علاوہ سرحد کے وزیر اعلیٰ آفتاب احمد خان شیرپاؤ اور دوسرے اراکین پنجاب اسمبلی بھی لاہور پہنچ گئے ہیں۔

○ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت بدترین ہارس ٹریڈنگ کر رہی ہے۔ سرکاری مشینری کا اندھا دھند استعمال الٹا بھی پڑ سکتا ہے۔ وفاداریاں خریدنے کے لئے کروڑوں روپے خرچ کئے جا رہے ہیں۔ ایسی صورت میں ہم وفاقی حکومت کی حمایت نہیں کر سکتے۔

خواتین کی
عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج
1911ء سے مصروف خدمت
عیم نظام جہاں کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
دشمن مرض لیکوریا
سلکوریا
یونانی
فون : 0431-254634
فیکس 0431-219065
پنڈی بائی پاس۔ جی۔ ٹی روڈ۔ گوجرانوالہ

نصرت جہاں اکیڈمی
کی کتب جلد شدہ و کاپیاں اور بستے رعایتی قیمت میں خریدیں۔
رؤف بک ڈپو
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون 212297

برائے فروخت
ڈبل سٹوری مکان 9/6 غلہ منڈی ربوہ رقبہ 7 مرلے جس میں 3 کمرے برآمدہ صحن ملحقہ 2 عدد دکانیں۔ اوپر 3 کمرے برآمدہ، اور کچن۔ گیس، فلش، بجلی کا مکمل انتظام
رابطہ کیلئے :
شیخ محبوب الٰہی

دانت اچھے
صحت اچھی
35 سال تجربہ کار
دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
دانتوں کے کراؤن لگوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف ڈینٹل کلینک ربوہ
فون : 418
دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً پائیوریا، مسوڑھوں سے خون کا آنا، پانی کا گرم اور سرد لگنے کا تسلی بخش علاج ❖ فل سیٹ کے ماہر
ٹیڑھے اور بدصورت دانت سیدھے اور خوبصورت کئے جاتے ہیں